Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ | ہفتہ ۳۰/ربیع الاول ۱۴۱۴ھ ، ۱۸ تبوک ۱۳۷۲ہش ، ۱۸ ستمبر ۱۹۹۳ء نمبر ۲۰۷

تربیت کی طرف غیر معمولی توجہ کی ضرورت

تربیت کا مضمون ایک دائمی مضمون ہے اور اس کا تعلق کسی خاص زمانے یا موسم سے نہیں لیکن بعض زمانے ضرور ایسے آتے ہیں کہ تربیت کے مضمون میں شدت پیدا ہو جاتی ہے اور وقت تقاضا کرتا ہے کہ تربیت کی طرف خصوصیت سے توجہ دی جائے آج کل جماعت جس دور سے گزر رہی ہے یہ ایک ایسا دور ہے اور مختلف پہلوؤں سے وقت متقاضی ہے کہ ہم اپنی اور اپنی آئندہ نسلوں کی تربیت کی طرف غیر معمولی توجہ دیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں، جس میں لذت اور ایک خاص حظ اللہ تعالیٰ نے نہ رکھا ہو۔ جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزہ نہیں اٹھا سکتا اور وہ اسے تلخ یا پھیکا سمجھتا ہے، اسی طرح وہ لوگ جو عبادات الٰہی میں حظ اور لذت نہیں پاتے ان کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہئے، کیونکہ جیسا میں نے ابھی کہا ہے دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے، جس میں خدا تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی لذت نہ رکھی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا، تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس عبادت میں اس کے لئے لذت اور سرور نہ ہو۔ لذت اور سرور تو ہے، مگر اس سے حظ اٹھانے والا بھی تو ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) اب انسان جبکہ عبادت ہی کے لئے پیدا ہوا ہے۔ ضروری ہے کہ عبادت میں لذت اور سرور بھی درجہ غایت کا رکھا ہو۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۰۱)

اللہ تعالیٰ عدل و احسان کا حکم دیتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

پہلا حکم عدل کا ہے۔ ایک عدل وانصاف بندوں کے ساتھ ہے۔ دیکھو ہم نہیں چاہتے کوئی ہم سے دغا فریب کرے یا ہمارا نوکر ہو تو وہ ہماری خلاف ورزی کرے۔ پس ہم کو بھی لازم ہے کہ اگر ہم کسی کے ساتھ خادمانہ تعلق رکھتے ہیں تو اپنے مخدوم و محسن کی خلاف ورزی نہ کریں اپنے فرائض منصبی کو ادا کریں اور کسی سے کسی قسم کا مکرو فریب اور دغا نہ کریں۔ یہی عدل ہے۔۔

ہرچہ بر خود نہ پسندی بر دیگراں مپسند

یہ عدل باہم مخلوق کے ساتھ ہے پھر ہم اپنے محسنوں کا محسن اور مربیوں کا مربی اور رب العالمین ہے اس کے ساتھ معاملہ کرنے میں عدل کو ملحوظ رکھیں۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ اور اس کا اور مقابل تجویز نہ کریں۔

اس کے بعد دوسرا حکم احسان کا ہے۔ مخلوق کے ساتھ یہ کہ نیکی کے بدلے میں نیکی کرتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر سلوک کریں اللہ تعالیٰ کے ساتھ احسان یہ ہے کہ عبادت کے وقت ہماری یہ حالت ہو کہ ہم گویا اللہ تعالیٰ کو دیکھتے ہیں۔ اور اگر اس مقام تک نہ پہنچے تو یقین ہو کہ وہ ہم کو دیکھتا ہے۔ پھر تیسرا حکم ایتاء ذی القربیٰ کا ہے۔ جیسے ماں باپ بھائی بہن کے لئے اپنے دل میں جوش پایا جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی فرنبرداری میں متوالا ہو۔ کوئی غرض مد نظر نہ ہو۔ گویا محبت ذاتی کے طور پر اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری ہو۔ پھر چوتھا حکم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے ہر قسم کی بے حیائیوں نافرمانیوں اور دوسرے دکھ دینے والی باتوں سے اور ان بغاوتوں سے جو اللہ جل شانہ یا حکام یا بزرگوں سے ہوں اور آخر میں یہ ہے (-) اللہ تعالیٰ تمہیں وعظ کرتا ہے۔ غرض منشاء الٰہی یہ ہے کہ تم اس کو یاد رکھو۔

(فرمودہ ۱۷/جنوری ۱۹۰۳ء)

اخلاص خواہ بظاہر انسان کے اندازہ کے مطابق کامل ہی کیوں نہ ہو اور جوش بھی ایسا کہ دنیا واہ واہ کرنے لگے۔ اور ہمت بھی ایسی کہ انسان انسان کی نگاہ میں اولوالعزم بن جائے تب بھی انسان خدا کی نگاہ میں ثواب کا مستحق نہیں بنتا جب تک خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت اس کے شامل حال نہ ہو اور اس کے لئے انسان کو اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا پڑتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

چندہ تحریک جدید صدقہ جاریہ ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں :-

"جو لوگ اس میں حصہ لیں گے وہ اس اشاعت دین کے ذریعہ جو ان کے روپیہ سے ہوتی رہے گی اپنی موت کے ہزاروں سال بعد میں بھی ثواب حاصل کرتے چلے جائیں گے۔ میں کہتا ہوں کہ ہزاروں سال جانے دو اگر سو دو سو سال بھی مستقل طور پر تمہیں ثواب پہنچتا رہے تو یہ کتنی عظیم الشان کامیابی ہے۔"

(وکیل المال اول تحریک جدید - ربوہ)

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم سید نذیر شاہ صاحب ابن مکرم سید عبد الرحیم شاہ صاحب آف بھگلہ (ہزارہ) کو یکم اگست ۹۳ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام سید جری اللہ عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو دین کا خادم بنائے۔ اور بابرکت دراز عمر سے نوازے۔

الفضل میں کسی بات کا اعلان کروانے کے لئے خوشخط تحریر کیجئے۔ ٹیلی فون پر یہ کہہ دینا کہ بات تو آپ کو بتا ہی دی ہے اسے آپ خود ہی لکھ کر شائع کر دیں۔ مناسب نہیں آپ کی طرف سے واضح تحریر آنی چاہئے۔

(ادارہ)

وضاحت

مورخہ ۱۵- ستمبر ۱۹۹۳ء کے الفضل میں ص ۳ پر فارسی منظوم کلام میں ایک لکیر کاپی پیسٹنگ کی غلطی کی وجہ سے لگ گئی ہے۔ ادارہ اس سہو پر معذرت خواہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۸ / تبوک ۱۳۷۲ھش ۱۸ / ستمبر ۱۹۹۳ء

خدا کی طرف بلائیں

ہم سب اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی بھلائی چاہتا ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ ہر بھلائی کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے ہر نیکی اسی سرچشمہ سے پھوٹتی ہے اور پھیل کر دنیا پر محیط ہو جاتی ہے۔ جو لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ خدا کو مانے بغیر بھی نیکی کر سکتے ہیں اور کرتے بھی ہیں انہیں یہ پتہ ہی نہیں کہ ان کے دل میں کسی نیکی کا خیال آنے کی وجہ وہ ماحول ہے جس میں وہ پلے بڑھے ہیں اور چونکہ اللہ تعالیٰ کے سرچشمہ سے پھوٹنے والی ہر نیکی دنیا پر محیط ہو جاتی ہے اس لئے نہ جانتے ہوئے بھی اس پر عمل کرتے ہیں اور سب سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ہم جو کچھ بھی ہیں اپنے ماحول کی پیداوار ہیں۔ اور اس ماحول میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ہمارے آباء واجداد ہزاروں سال سے کیسے رہتے چلے آرہے ہیں ان کے خیالات کیا تھے اور اب ان میں کیا تبدیلیاں آچکی ہیں۔ انہیں کا تسلسل ہماری زندگی کی راہیں استوار کرتا ہے۔

اس بات کے پیش نظر کہا جا سکتا ہے کہ دنیا میں سب سے اہم کام خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہے جو ہمارے اپنے لئے بھی ضروری ہے اور ہمارے ماحول کے لئے بھی۔ اور جس کا اثر دیرپا ہوتا ہے۔ زلزلہ کے وقت خدا کو نہ ماننے والے بھی بغیر سوچ سمجھے خدا ہی کا نام لیتے ہیں یہ ہے اس ماحول کا اثر جو خدا کو ماننے والے بزرگوں نے پیدا کر رکھا ہے اور یہی دوسرے الفاظ میں فطرت کی آواز بھی کہلا سکتا ہے۔

گذشتہ دنوں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے اور اس کی طرف بلانے کے سلسلہ میں فرمایا "خوشی اور مسرت اور عزم کے ساتھ آگے بڑھو۔ دعوت الی اللہ کی جو جوت مرے مولا نے مرے دل میں جگائی ہے اور آج ہزارہا سینوں میں یہ لو جل رہی ہے اس کو بجھنے نہیں دینا اس مقدس امانت کی حفاظت کرو" حقیقت یہ ہے کہ یہی سب سے اہم نیکی ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف دعوت دینا۔ یہی ذاتی اور یہی اجتماعی نیکی کا سرچشمہ ہے۔ اس سے معاشرہ بہتر ہو سکتا ہے۔ یہی وہ بات ہے جو ہماری زندگیوں کو جنت نشان بنا سکتی ہے۔ خدا کی طرف جانا اور خدا کی طرف بلانا آئیے ہم اس کام کو خوشی اور مسرت اور عزم کے ساتھ بھرپور طریق پر کریں۔ ساری دنیا کو خدا کی طرف بلائیں۔ نیکی کی طرف بلائیں۔ بہتری کی طرف بلائیں۔ اس لو کو بجھنے نہ دیں۔

گزارش ہے مری ہر نوجواں سے
حصولِ علم کی تکمیل کرنا
امام وقت ہی کا ہے یہ ارشاد
بصد سعیِ عمل تعمیل کرنا

ابو الاقبال

مکمل وفا کے حوالے ملیں گے
مرے سارے قصے نرالے ملیں گے

نہیں جانتی تھی اگر دل کو چھیڑا
جوالہ مکھی اور شوالے ملیں گے!!

اگر اپنی خاطر کوئی غار ڈھونڈوں؟
تو کیا مجھکو مکڑی کے جالے ملیں گے؟

اندھیروں میں دم گھٹ رہا ہو مرا جب!
تو کیا مجھکو روشن اجالے ملیں گے؟

دلوں کے کواڑوں پہ دستک تو دیدوں!
کئی زنگ آلود تالے ملیں گے!!

کوئی ایک آدم یا حوا نہیں ہے
کئی جنتوں سے نکالے ملیں گے

بہت ضبط سے اپنے آنسو چھپا کر
بہت لوگ دل کو سنبھالے ملیں گے

صعوبت کدوں قید کی بندشوں میں
کئی ناز و نعمت کے پالے ملیں گے

میں یہ کرچی کرچی کسے دل دکھاؤں
مجھے دوست سب دیکھے بھالے ملیں گے

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

حضرت امام جماعت الثانی فرماتے ہیں۔ "ایک اہم چیز جس کی طرف میں جماعت کے نوجوانوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ بہادری ہے مگر بہادری کے یہ معنے نہیں کہ لڑائی کی جائے بلکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ وہ عادت ڈالیں کہ کس طرح انسان دوسرے کے ظلم کو برداشت کر سکتا ہے کیونکہ مظلوم بننے سے زیادہ موثر اور کوئی چیز نہیں حقیقت یہ ہے جذبہ قربانی اور ایثار کے ساتھ ہی دلوں کی صفائی ہوتی ہے پس بہادری کا نمونہ دکھاؤ اور ماریں کھانے اور گالیاں سن کر برداشت کرنے کی عادت ڈالو لیکن بے غیرتی مت دکھاؤ کیونکہ بہادری بے غیرتی کا نام نہیں۔"

خدا کی راہ میں خرچ کئے جانے والے اموال کا تزکیہ نفس کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے۔ جو شخص بھی خالص تقویٰ اور خلوص دل کے ساتھ کچھ نہ کچھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیش کرتا رہتا ہے اس کا ایک بہت ہی بڑا فائدہ اس کی ذات کو یہ پہنچتا ہے کہ اس کے اندر تزکیہ کا عمل جاری ہو جاتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا سلطان محمود انور

اولاد کا وقف اور اس کے تقاضے

گذشتہ دنوں جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ کے لئے آنے والے طلباء کا انٹرویو جس بورڈ نے لیا۔ اس بورڈ کا خاکسار بھی ایک ممبر ہے۔ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے۔ کہ توقع سے کہیں بڑھ کر طلباء انٹرویو کے لئے ربوہ پہنچے۔ یہ کثیر تعداد اس امر کی حتمی علامت ہے کہ جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اولاد وقف کرنے کی روح نہ صرف زندہ بلکہ دن بدن اس کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے اور جب تک یہ روح جماعت میں مستحکم رہے گی۔ جماعت ترقی پذیر رہے گی۔ اور جماعت کو کسی بھی میدان میں خدمت گذاروں کی کمی محسوس نہیں ہوگی۔ طلباء کے انٹرویو کے دوران بعض امور ایسے دیکھنے میں آئے جن بناء پر بڑی شدت سے یہ احساس ہوا۔ کہ احباب جماعت کی خدمت میں اور خصوصاً ان والدین کی خدمت میں جو اپنی اولاد وقف کرنے کی نیت یا عزم رکھتے ہیں۔ بعض ضروری گزارشات کی جائیں۔ چنانچہ اس ضمن میں سب سے پہلی بات یہ ہے۔ کہ جب کسی بچے کو اس کے ماں باپ وقف کرنے کا ارادہ کرتے ہیں۔ تو یہ امر پوری طرح پیش نظر رہنا چاہئے کہ اولاد درحقیقت اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت ہے۔ لاتعداد ایسے جوڑے دنیا میں موجود ہیں۔ جن کی زندگی سراپا حسرت کا نمونہ بنی ہوتی ہے کہ انہیں اولاد کی نعمت نصیب نہیں۔ پس وہ ماں باپ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اولاد کی نعمت سے نوازا ہے انہیں اس جذبے کے ساتھ اولاد وقف کرنی چاہئے۔ کہ خدا دی ہوئی نعمت اپنے کو پیش کر رہے ہیں۔ اور شکر نعمت کے جذبات سے اولاد کو وقف کر رہے ہیں۔ اس میں نہ کوئی نمائش مقصود ہے۔ نہ کوئی دنیاوی منفعت مطلوب ہے نہ کسی پر احسان کر رہے ہیں۔ ہاں اگر احسان ہے۔ تو خود اپنی ذات اور اپنی اولاد پر ہے۔ خدا کی عطا خدا ہی کو پیش کرتے ہوئے انسان کا کیا کمال ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے کیا خوب فرمایا۔

؎ سب کچھ تیری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

پس جب تک وقف کنندگان والدین کے دل میں قربانی پیش کرتے وقت عجز اور شکر نعمت اور تقویٰ کے جذبات نہ ہوں۔ ایسی قربانی اللہ کے ہاں لائق قبول نہیں ہوتی۔ اور جب محض ظاہرداری یا دنیاوی مقاصد و مفادات پس پردہ موجود ہوں تو وقف شدہ بچے۔ قبولیت کی منازل طے کرنے میں لڑکھڑاتے اور ٹھوکریں کھاتے رہ جاتے ہیں۔ جس پر کبھی بچے کو اور کبھی اساتذہ اور ادارہ کو ملزم گردانا جاتا ہے۔ حالانکہ وقف کی بنیاد تقویٰ سے خالی تھی۔ جبکہ اللہ تو صرف تقویٰ والوں کی قربانی قبول فرمایا کرتا ہے۔ پس ایسے والدین جو خدا کی عطا فرمودہ نعمت اولاد کو خدا ہی کی خدمت میں پیش کرنے سعادت حاصل کرنا چاہیں انہیں اپنی نیت اور عزم کی پاکیزگی بھی ساتھ شامل کرکے خدا کی بارگاہ میں قبولیت کی درخواست کرنی چاہئے۔

دوسری ضروری بات یہ ہے۔ کہ جب وقف خدا کی بارگاہ میں پیش کرنا ہے تو یہ وقف ایسے معیار کا ہونا ضروری ہے جس کی بابت انسان خدا تعالیٰ کے ہاں بصد اطمینان یہ گزارش کر سکے۔ کہ یہ وقف بہترین ہی نہیں۔ بلکہ ہمارا انتہائی پسندیدہ بلکہ چہیتا ہے۔ اولاد میں سے سب سے اچھا۔ سب سے ذہین اور صلاحیتوں والا اور سب سے زیادہ پیارا بیٹا وقف کے لئے پیش ہو۔ یہی تو ماں باپ کے لئے امتحان والی صورت اور انہیں دائمی ثواب کا مستحق بنانے والا عمل ہے۔ کہ بہترین کا انتخاب کرکے اللہ کے حضور پیش کیا۔ جنس کاسد اور نکما مال اللہ کے ہاں لائق قبولیت نہیں ہوتا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کو ہرگز کوئی ایسی مجبوری درپیش نہیں ہوتی۔ کہ کھرے کھوٹے پیسوں سے کام چلانے پہ مجبور ہو۔ اور نہ ہی یہ کہ کھوٹے مال کو خدا تعالیٰ لینے پر قادر نہ ہو۔ وہ جب لینے پہ آئے تو اچھے سے اچھے کو بھی لے سکتا ہے۔ مگر ماں باپ کے لئے ایسے جبری تقاضے کی صورت میں ثواب کا پہلو نہیں رہتا۔ اور سوائے مجبوری والے صبر و شکر کے وہ پھر کر بھی کچھ نہیں سکتے۔ اس لئے سعادت اسی میں ہے۔ کہ جب خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرنے کا سوال ہے۔ تو ہر لحاظ سے وہ وقف اس قابل ہو۔ کہ بارگاہ ایزدی کی شان اور عظمت کے تقاضے ملحوظ رکھے جائیں۔ انسان جب تک اپنی پسندیدہ اور چہیتی چیز کو خدا کی راہ میں پیش نہ کرے۔ وہ حقیقی نیکی نہیں کما سکتا۔

تیسری بات یہ کہ جس بچے کو وقف کرنا مقصود ہو۔ والدین کو ابتداء ہی سے اس بچے کی پرورش اور تربیت پہ خصوصی توجہ دینی چاہے۔ اور واقف کی عظمت کی احساس اس بچے کے ذہن میں پختہ کرنا چاہے۔ کلام الٰہی کی تعلیم ابتدائی کا خاص اہتمام کیا جائے۔ ناظرہ و ترجمہ کے ابتدائی مراحل گھر میں طے کرائے جائیں۔ تو علمی بنیاد مضبوط ہو سکتی ہے۔ بعض بچے دوران تعلیم بددل ہو کر وقف چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ اسکی اصل وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ ماں باپ نے بچے کے بچپن کے دور میں دینی تعلیم کی بنیاد قائم نہیں کی تھی۔ اور جب دنیوی تعلیم سے ہٹ کر بچے کو اچانک دینی تعلیم سے واسطہ پڑتا ہے۔ تو اس کا ذہن اس تبدیلی کو آسانی سے قبول نہیں کرتا۔ اور سوائے اس کے کہ بچہ غیر معمولی طور پر ذہین ہو۔ ایک متوسط یا معمولی درجہ کے طالب علم کے طور پر وہ تعلیمی ادوار پورے کرتا ہے۔ اور یہ چیز زندگی بھر ایک خلاء کے طور پر ہر میدان میں اس کے ساتھ چمٹی رہتی ہے۔ پس والدین کو اس بنیادی فریضہ پر پوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ کہ بچے کی بنیادیں خود انہیں کے ہاتھوں میں ہیں۔ اگر وقت پر اور پوری لگن اور عاجزانہ دعاؤں سے ان بنیادوں کو قائم کرے گے۔ تو بچے کا مستقبل یقینی طور پر محفوظ اور کامیاب مستقبل ہو گا۔ اور وہ بچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف روح کو پورا کرنے والا ثابت ہو گا۔

اس ضمن میں یہ پہلو بھی ملحوظ رہے۔ کہ اگر والدین خود ابتدائی اور بنیادی علم بچہ کو مہیا نہ کر سکتے ہوں۔ تو چونکہ بچہ وقف ہونے والا ہے۔ اس لئے ایک پہلو سے وہ بچہ جماعت کی متاع اور جماعت کا اثاثہ ہے۔ اس صورت میں مقامی جماعت کے بزرگ اور ذی علم افراد (مرد اور خواتین) کا فرض ٹھہرتا ہے۔ کہ اس بچے کی نگہداشت۔ تربیت اور اٹھان میں دینی عنصر شامل کرنے کی ذمہ داری قبول کریں۔ اور وقف بچے کو محض اس کے والدین کے سہارے پر نہ چھوڑیں۔ بچہ تو بوجہ بچپن اس عمر میں اپنے نفع و نقصان کو پوری طرح نہیں سمجھ پاتا۔ لیکن اس کی تربیت میں غفلت کے باعث والدین اور مقامی جماعت کے دیگر ذی علم بزرگ افراد برابر کے مجرم ٹھہرتے ہیں۔ اس لئے خلاء کو پر کرنا اجتماعی ذمہ داری ہے۔ چوتھی بات یہ کہ امسال جسقدر طلبا انٹرویو کے لئے آئے۔ ان میں سے کئی بچے جسمانی صحت کے اعتبار سے خوشکن کیفیت کے حامل نہیں تھے۔ شاید یہ ہمارے اجتماعی معاشرتی اور معاشی ماحول کے اثرات ہوں۔ لیکن جس بچے کو وقف کرنا مقصود ہو۔ اس کی صحت اور جسمانی پرورش پر خصوصی توجہ دینا نہایت ضروری ہے۔ اگر بچہ ذہنی اجسمانی لحاظ سے کمزور یا بیمار ہو۔ تو وقف کی عظیم ذمہ داریاں نبھانے میں اس کی ذہنی جسمانی کمزوری کبھی اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی۔ ہمارے ملک میں ہر سال قربانی کی عید کے پیش نظر جو لوگ مینڈھے دنبے وغیرہ قربانی کے لئے تیار کرتے اور پالتے ہیں۔ وہ طرح طرح کے اندازان قربانی کے جانوروں کو موٹا تازہ بنانے کے لئے اپناتے ہیں۔ اس کے پیچھے ایک ایسی لگن ضرور ہوتی ہے کہ قربانی ظاہری طور پر بھی قربانی پیش کرنے والے کے شوق اور لگن کی گواہی دے۔ دنبے کی نسبت بیٹے کی قربانی کہیں بڑھ کر عظمت رکھتی ہے۔ پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ والدین اپنے وقف بچے کی جسمانی نگہداشت اور پرداخت سے بے تعلق رہیں۔ یا بیمار اور کمزور بچہ ہی وقف کریں۔ اور صحت والے بچوں کو دنیوی اغراض کی بھینٹ چڑھا دیں۔ درحقیقت والدین کی خصوصی دلچسپی اور غیر معمولی لگن وقف بچے کے ذہن اور نفسیات کو بلندی کی طرف لے جانے میں مد ثابت ہوتی ہے۔ اس لئے اولاد وقف کرنے کی آرزو رکھنے والے والدین کو بچے کی جسمانی پرورش کے تقاضوں سے بے تعلق نہیں رہنا چاہے۔ بلکہ خصوصی توجہ دینی چاہئے۔

پانچویں اور آخری بات یہ ہے۔ کہ وقف بہرحال وقف ہے۔ والدین کو پوری طرح بچے کے ذہن میں یہ بات راسخ کر دینی چاہئے۔ کہ وقف کرنے کے بعد انسان کی خواہش کچھ نہیں رہتی۔ خاکسار اکثر اپنے مربی بھائیوں سے یہ امر ذکر کرتا رہتا ہے۔ کہ خاکسار کے نزدیک وقف کا سب سے بڑا فائدہ یہ ملتا ہے۔ کہ انسان کو خود اپنے بارے میں سوچنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ وقف کے ذریعہ ایک غلام اپنے ہاتھ (اپنا ہاتھ کہنا بھی دراصل درست نہیں۔ کیونکہ وقف کے بعد یہ ہاتھ بھی اس کا اپنا نہیں رہتا) کو اپنے امام اور اپنے شفیق آقا کے ہاتھ میں دے دیتا ہے۔ اور آگے ان کا ہاتھ اپنے رحیم و کریم خدا کے ہاتھ میں ہے۔ پس وقف کے بعد اپنے نفع نقصان کی باتیں کرنا یا بحثیں اٹھانا کسی صورت جائز نہیں رہتا۔ اس لئے جس بچے کو وقف کیا جائے۔ اسے یہ بات اچھی طرح سمجھایا جائے۔ کہ وقف کے بعد تمہارا کوئی مطالبہ یا تقاضا جائز نہیں۔ اگر سلسلہ طالبعلم کے طور پر خدمت سونپے تو تعلیم میں پورے انہماک سے لگ جاؤ۔ اگر کسی وجہ یا کسی اور ضرورت کے تحت سلسلہ کسی اور رنگ میں خدمت سونپے۔ یا کسی جائز وجہ سے وقف منظور نہ ہو۔ تو ان ساری صورتوں میں صحیح وقف کی روح کا تقاضا یہی ہے۔ کہ فیصلہ کو دل و جان سے قبول کیا جائے۔ اور اس بارے میں کوئی بحث یا ضد جائز نہیں ٹھہرتی۔ اگر ایک بچہ جو وقف کرنا چاہتا ہے۔ مگر اوائل ہی میں اپنی پسند و ناپسند کی عینک پہن لیتا ہے۔ وہ آج بھی اور کل بھی وقف کی روح سے عاری ہے۔ اس لئے والدین سے گذارش ہے۔ کہ جس بچے کو وقف کے لئے تیار کرنا ہے۔ اس کے ذہن میں یہ بات بطور "ماٹو" راسخ کر دی جائے کہ "میں نے سن لیا ہے اور میں تعمیل کرتا ہوں" یہ وقف کی اصل روح ہے۔ جسے کسی حالت میں نظرانداز نہیں کیا جانا چاہے۔

یہ چند مختصر گذارشات پیش کرکے والدین اور دیگر احباب جماعت سے التجا ہے۔ کہ واقفین کی تیاری میں ان امور کو پیش نظر رکھا

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی مسائل : تعلیمی، معاشرتی، معاشی، اقتصادی، وغیرہ کے بارے میں

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

فرنٹیر پوسٹ

۵- اگست ۱۹۹۳ء

In search of good leaders

There is a chronic shortage of good leaders in Pakistan from one end of the spectrum to the other, and from bottom to the top in all fields of human endeavour.

There is one reason, and only one, for this conspicuous rarity of leadership; and it is lack of opportunity, lack of financial support, lack of incentives, supersession of merit, lack of appreciation of excellence, unfair selection, lateral entry into higher echelons of government service, keeping the dead and dying wood and cutting out the budding brilliant talent, giving the top positions to unqualified persons; all these manoeuvres rolling into one big snow ball of soul-destroying injustice and extreme cruelty to the deserving poor man's son and daughter, sweating in the sun, and shivering in the cold out there in the rural landscape, in the suburbs, in the shanty towns, in the *jhuggis* and ghettoes, being ground down under the heel of the big big landlord and groaning under the sheer nonchalance and indifference of brute bureaucracy and minions of sloppy administration. Forgive me for a very long opening sentence; the dreary night of a brilliant poor man's son is longer.

The remedy is simple. We need honest and just persons as policy makers. And policy makers in a liberal democracy are the legislators. And honest, legislators will emerge from honest fair and uncorrupted elections. And never ever in the past have such a group of honest persons been entrusted with such a job. All powers of the state are concentrated in their hands; and all this supreme power has come to them by an act of God.

Let them use this power with *adl* and *ehsan*, justice and fairplay, and give the country a clean and honest team of policy makers.

One way to ensure this is to pass all candidates standing for elections through a sieve of unimpeachable code of conduct and make them stand in full public view and under searing scrutiny of a three-man board of unanimously approved approvers. Now is the time to do it; tomorrow will be too late.

The caretakers have been chosen carefully; let them be as careful with accepting the bids from those desirous of getting into the Parliament, and look into their past and present to ensure a reasonable set of running competitors for the assemblies. An ordinance could be passed for this purpose Parties should be made to put forward candidates/with good reputation and honest disposition.

We in the stands can only watch and wait. Let us keep our fingers crossed and with bated breath hope for the best. *'Zara num no to yeh mitti bari zarkhez hai saqi"*, and this time *num* is there, the *num* (water) of impartiality and honesty.

M.H.QAMAR,
Lahore.

THE FRONTIER POST

Thursday August 5, 1993

فرنٹیر پوسٹ کے ۵/ اگست ۱۹۹۳ء کے شمارہ میں ایم- ایچ- قمر کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں پاکستان میں اچھے لیڈروں کی مزمن کمی ہے اور یہ جو ایک سرے سے دوسرے سرے تک اور نیچے سے اوپر تک اور انسانی زندگی کے ہر شعبے میں یہی حال ہے اس کا صرف ایک ہی سبب ہے کہ ہمارے ہاں ظاہر و باہر طور پر لیڈر شب میں ایسا فقدان کیوں ہے یہ مواقع کا فراہم نہ ہونا بھی ہے- اور مالی مدد کی عدم موجودگی بھی- ایسی باتیں بھی موجود نہیں جو کسی شخص کو اس بات پر مائل کریں میرٹ کو دبایا جاتا ہے- اور اچھائی کی داد تحسین نہیں ملتی- جب کسی کو منتخب کیا جاتا ہے تو صحیح طور پر نہیں کیا جاتا- خاص طور پر حکومت کے بڑے حلقے میں شامل ہونا مشکل ہے اس کے لئے بہت کچھ کرنا پڑتا ہے- جو لوگ کوالیفائڈ نہیں انہیں یہ پوزیشن دے دی جاتی ہے اور یہ ساری چیز ایک برف کے بالBall کی طرح روح کو مردہ کرنے والی ناانصافی اور انتہائی ظلم ہے ان لوگوں کے ساتھ جو مستحق تو ہیں لیکن غریب آدمی کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں جو دھوپ میں پسینہ بہاتے ہیں اور ٹھنڈ میں دیہاتوں میں ٹھٹھرتے ہیں یہاں کے قصبے بھی گندے مندے ہیں- وہاں یہ جھگیوں میں رہتے ہیں- اور بڑے بڑے زمیندار لوگ انہیں اپنے پاؤں کے نیچے رکھتے ہیں اور انتظامیہ کے لوگوں کے بھی- یہ روندے ہوئے ہوتے ہیں مجھے معاف کیجئے کہ میں نے یہ ایک بہت لمبا فقرہ لکھ کر آغاز کیا ہے- لیکن ایک باپ کے ذہین بیٹے کی خوفناک رات اس سے بھی لمبی ہے- علاج تو بالکل معمولی ہے ہمیں دیانتدار اور انصاف پسند لوگ چاہئیں جو ہمارے لئے پالیسیاں بنائیں اور جمہوریت میں پالیسیاں بنانے والے نجس لیڈر ہوتے ہیں- ایک دیانتدار لیجسلیٹر ایک ایسے انتخاب ہی سے ہو گا جس میں کرپشن کا شائبہ تک شامل نہ ہو- لیکن ماضی میں ایسے دیانتدار لوگوں کو کبھی یہ کام سپرد نہیں کیا گیا- تمام اختیارات حکومت کے ہاتھ میں مرکوز ہوتے ہیں اور یہ سب کچھ اس طرح ان کے پاس آتا ہے جیسے خدا ہی نے یہ بات مقدر کر رکھی ہے- انہیں چاہئے کہ وہ اپنے اختیارات کو عدل اور احسان انصاف اور صحیح راستے پر چلتے ہوئے ملک کو ایک صاف دیانتدار پالیسی بنانے والوں کی ٹیم مہیا کریں- ایسا کرنے کے لئے ایک طریق تو یہ ہے کہ تمام وہ افراد جو انتخابات میں امیدوار کے طور پر کھڑا ہونا چاہیں انہیں ایک ایسی چھلنی میں سے گزارا جائے- جہاں ان کے کردار کے متعلق پوری طرح پتہ چل سکے اور عوام الناس انسے اچھی طرح دیکھ سکیں- اور ان کا محاسبہ کر سکیں ایسا کرنے کے لئے تین افراد کا ایک بورڈ ہونا چاہئے جو لوگوں کا منظور کردہ ہو اب وقت ہے ایسا کرنے کا اگر یہ بات کل سوچی گئی تو تاخیر ہو جائے گی نگران حکومت کے افراد کو نہایت احتیاط کے ساتھ چنا گیا ہے انہیں چاہئے کہ جو پارلیمنٹ میں جانا چاہتے ہیں ان کے ماضی اور حال پر نظر رکھتے ہوئے دیکھیں کہ صرف بہتر افراد ہوں- اس امر کے لئے ایک آرڈیننس بھی جاری کیا جا سکتا ہے پارٹیوں کو چاہئے کہ وہ صرف ایسے لوگوں کو انتخاب کے لئے کھڑا کریں جن کی شہرت اچھی ہو اور جو دیانتدار ہوں- ہم جو جنگلے پر کھڑے دیکھ رہے ہیں ہم تو صرف دیکھ سکتے ہیں اور انتظار کر سکتے ہیں آیئے ہم انتظار کریں اور اس بات کی امید کریں کہ نتائج اچھے نکلیں گے-

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی

اور اس دفعہ نم موجود ہے اور یہ نم غیر جانبداری اور دیانتداری کی ہے

یہ خط لاہور سے لکھا گیا-

فرنٹیر پوسٹ

۱۸- اگست ۱۹۹۳ء

One vote for secularism

Factionalism is one of the serious problems the country is confronted with and which is eroding the very fabric of our society. Islam gives the message of peace and love to the whole of mankind, but mullahs find one pretext or the other to sow the seed of dissent and disharmony in the society

In the very name of Islam, which meants peace, they go on giving venomous statements against other factions and some minorities and try to deprive them of their fundamental human rights

In the course of his conversation with the journalists, the caretaker prime minister also spelled out that factionalism was one of the major problems the country was facing and that needed to be urgently overcome.

The Misaq-i-Medina that was agreed upon between the Muslims and non-Muslims in Medina granted equal rights to all the citizens of Medina irrespective of their creed or religion Legally they were all equal and enjoyed equal rights and security, on the creation of Pakistan Quaid-i-Azam said, "as citizens of Pakistan none of you are Muslims or Hindus, you are all Pakistanis. You enjoy equal rights and you have to work like brothers to make Pakistan strong and prosperous."

If we glance at Islamic history we will find that in the Muslim states minorities enjoyed equal rights and security Their places of worship were fully protected and they were free to worship in whatever way they liked, and they were allowed to hold key posts.

But in Pakistan mullahs demand that members of a certain minority should not be allowed to hold key posts, and moreover they have been debarred from professing whatever mode of worship they want to adhere to, which is their fundamental right.

Quaid-i-Azam wanted to make Pakistan a secular state where adherents of all religions might enjoy equal rights. In India, extremist Hindus are desirous of making India a Hindu state, rendering Muslims as second-class citizens. It would be very dangerous for the Muslims in India.

The activities of extremist Hindus are being condemned all over the world. If we want to make Pakistan strong and prosperous we must make it a secular state where followers of all religions and sects can live in peace and harmony enjoying equal rights, freedom and security.

HABIB AHMAD,
Rabwah.

THE FRONTIER POST

Wednesday August 18, 1993

فرنٹیر پوسٹ کے ۱۸/ اگست ۱۹۹۳ء کے شمارہ حبیب احمد کہتے ہیں:- فرقہ واریت ایک ایسا مسئلہ ہے جو ہمارے ملک کو درپیش ہے اور جس سے ہماری سوسائٹی کو ڈھے لگی ہوئی ہے اسلام امن اور محبت کا پیغام دیتا ہے اور وہ یہ پیغام ساری دنیا کو دیتا ہے- لیکن مولوی لوگ کوئی نہ کوئی وجہ تلاش کر لیتے ہیں- کہ ایک دوسرے سے تصادم کا موقع بن جائے اور معاشرے میں یک رنگی نہ رہے-

اسلام ہی کے نام پر جس کا مطلب امن ہے وہ دوسرے فرقوں کے متعلق زہرناک بیان دیتے رہتے ہیں اور بعض اقلیتوں کے متعلق کوشش کرتے ہیں کہ وہ اپنے بنیادی حقوق سے محروم ہو جائیں- نگران وزیراعظم نے صحافیوں سے بات کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ ہمارے ملک کے بڑے مسائل میں سے ایک مسئلہ فرقہ واریت بھی ہے اور یہ ایسا مسئلہ ہے کہ جس پر جلد قابو پالینے کی ضرورت ہے- میثاق مدینہ ایک میثاق ہے جس پر مسلمان اور غیر مسلم مدینہ میں متحد ہوئے تھے اور جس میں مدنیہ کے تمام شہریوں کو برابر کے حقوق دیئے گئے تھے چاہئے ان کا ملک یا مذہب کچھ ہی ہو- قانونی طور پر وہ سب ایک دوسرے کے برابر کے تھے ان کی حفاظت بھی کی جاتی تھی- پاکستان کے قیام کے موقع پر قائداعظم نے کہا تھا کہ بطور پاکستان کے شہری

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات - نون - سین

منشیات / سمگلنگ

گذشتہ روز وفاقی کابینہ نے انتظامی اور قانونی اقدامات کا فیصلہ کیا۔ جن کے ذریعے یہ امید کی جاتی ہے کہ ۲۰۰۰ء تک پاکستانی سوسائٹی منشیات سے بالکل پاک ہو جائے گی۔ اس سلسلے میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ جن اشیاء سے منشیات بنائی جاتی ہیں ان کو ضبط کرنے کے لئے سختی سے کام لیا جائے اور عوام الناس کی اس سلسلے میں تربیت کی جائے۔ اس کام کے لئے قانونی مہم جاری کرنے کا پروگرام بنایا جائے گا۔

نگران وزیر اعظم معین قریشی نے منشیات کے دھندے کے پھیلاؤ پر خاصی تشویش کا اظہار کیا اور وفاقی اور صوبائی ایجنسیوں کو کہا کہ وہ ایسے طریق اختیار کریں جن سے منشیات کا دھندا کرنے والے بڑے بڑے لوگ اپنے اس دھندے سے باز آجائیں۔ ہمیں چاہئے کہ ایسے قوانین بنائیں جو اس انتہائی اہم معاملے کے لئے مفید اور موثر ثابت ہوں۔ آپ نے کہا کہ وہ لوگ جو اس دھندے میں ملوث ہیں انہیں حراست میں لیا جائے ان پر مقدمہ چلایا جائے۔ اور اس بات کی کوشش کی جائے کہ دوسرے لوگ ان سے سبق سیکھ کر از خود یہ کام چھوڑ دیں۔ آپ نے کہا کہ میرے ضمیر نے مجھ سے کہا کہ اس خطرے کے متعلق ضرور کچھ کرنا چاہئے۔ وزیر اعظم موصوف نے صوبجاتی سطح پر اس معاملے سے نمٹنے کے لئے کئی تجاویز پیش کیں۔ یہ بھی کہا کہ ہمیں مدد کے دوسرے فنڈ کو اس طرف موڑنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس کے خلاف موثر طور پر کام کرنا نہایت ضروری ہے۔ وفاقی کابینہ نے کہا کہ ۱۹۳۰ء کا جو منشیات کا قانون ہے جس میں منشیات کا کاروبار کرنے والوں کی جائدادیں ضبط کی جا سکتی ہیں اسے مضبوطی کے ساتھ نافذ کرنا چاہئے۔

آپ نے موجودہ قوانین کو بہتر بنانے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ اس کے علاوہ ۱۹۷۳ء کے قانون کا بھی ذکر کیا۔ صوبجاتی حکومتوں سے خاص طور پر صوبہ سرحد اور بلوچستان سے کہا گیا اور اسی طرح وفاقی حکومت سے بھی کہ وہ سمگلنگ کو روکنے کی کوشش کریں اور ۱۹۷۷ء کے ایکٹ کو پوری طرح نافذ کیا جائے۔ اور ایسا کرنے کے لئے جلدی فیصلہ دینے والی عدالتوں کو اس سلسلے میں ایکٹ ۱۹۹۲ء سے فائدہ اٹھایا جائے۔

احمد شاہ مسعود

کابل سے ملنے والی اطلاعت میں بتایا گیا ہے کہ صدر برہان الدین ربانی کی جمعیت اسلامی کے اعلیٰ کمانڈر اور متنازعہ وزیر دفاع احمد شاہ مسعود نے پاکستانی حکومت پر الزام لگایا ہے کہ اس نے نجیب کے چلے جانے کے بعد افغانستان میں آئی ایس آئی کے ذریعے اختلاف پیدا کرنے کی کوشش کی تاکہ پاکستان وہاں اپنی مرضی کی حکومت قائم کر سکے مسعود نے لاہور کے بعض صحافیوں سے اپنے صدر دفتر میں بات کرتے ہوئے کہا "ہمارے پاس دستاویزی ثبوت موجود ہیں کہ آئی ایس آئی اور انٹیلیجنس ایجنسیاں جن کا تعلق ایران سے ہے انہوں نے وہ خون خرابہ کرایا ہے اور اسی طرح گڑبڑ بھی جو گزشتہ ایام میں افغانستان میں دیکھنے میں آئی ہے۔ آئی۔ ایس۔ آئی کا اس خون خرابے اور گڑبڑ سے مقصد یہ تھا کہ وہ افغانستان میں ایک ایسی حکومت کے قائم ہونے میں مدد دیں جو موجودہ وزیر اعظم گلبدین حکمت یار کو آگے لے آئے" احمد شاہ مسعود جنہوں نے نجیب اللہ سے کابل چھینا تھا اور کئی مہینوں تک یہ ان کے مشیروں کے ہاتھ میں رہا جبکہ وہ دفاع کے وزیر بنائے گئے تھے۔ انہوں نے بڑے جوش سے آئی۔ ایس۔ آئی اور حکومت پاکستان کے خلاف باتیں کیں۔ "میں سمجھتا ہوں کہ حکومت پاکستان اور آئی ایس آئی حکمت یار کی پشت پناہی کرنے میں غلطی پر ہے۔ اگر انہوں نے یہ بات جاری رکھی تو ان دونوں ملکوں کے درمیان مشکلات بڑھ جائیں گی"۔

پاکستان / جاپان

ورکنگ کمیٹی جاپان پاکستان بزنس کارپوریشن نے ایک رپورٹ تیار کی ہے جو حکومت کو پیش کی جائے گی۔ اس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ پاکستان میں جاپانیوں نے جو سرمایہ کاری کی ہوئی ہے اس کے ساتھ بہتر سلوک ہونا چاہئے۔ اور اگر پاکستان چاہتا ہے کہ جاپان مزید سرمایہ کاری کرے تو چاہئے کہ پاکستان جاپان کو ہندوستان سے زیادہ مراعات پیش کرے۔ اس رپورٹ میں پاکستان کو اس علاقے کے دیگر ممالک سے مقابلہ کرتے ہوئے حکومت کی پالیسیوں اور مراعات کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو جاپانی کمپنیاں پہلے ہی پاکستان میں کام کر رہی ہیں۔ ان کی کارکردگی کی تعریف کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ ان کا زیادہ سے زیادہ خیال رکھا جانا چاہئے۔ حالیہ ایام میں ان کمپنیوں کی طرف سے یہ شکایات پیش کی جاتی رہی ہیں۔ کہ ان کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا جاتا۔

رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ پاکستان اور ہندوستان آپس میں سرمایہ کاری کے سلسلے میں خاصا ایک دوسرے کا مقابلہ کرتے ہیں۔ لیکن ہندوستان بہت بڑا ملک ہے اور اس کی مارکیٹ بھی اسی نسبت سے بڑی ہے اسی لئے جو صنعتیں بیرونی ممالک کے لوگ یہاں لگاتے ہیں ان کو خاصی مدد دی جاتی ہے۔ پاکستان کو بھی چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ مراعات پیش کرے تاکہ دوسرے ممالک کی بجائے جاپان پاکستان کی طرف توجہ کرے رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ مختلف شعبوں میں جاپان نے روپیہ لگایا ہوا ہے اور جن مراعات کی وہ خواہش کرتے ہیں ان کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

وسطی ایشیا

ترکمانستان کے وزیر مواصلات نے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان وسطی ایشیاء کی ریاستوں کے آپس میں مواصلاتی ذرائع کے فروغ میں مدد کرے گا۔ آپ پاکستان پہنچنے کے بعد صحافیوں سے گفتگو کر رہے تھے۔ اس موقع پر مواصلات کے وفاقی وزیر اور بعض دیگر اہم افراد بھی موجود تھے ترکمانستان کے وزیر مواصلات نے کہا کہ پاکستان افغانستان اور ترکمانستان کے سہ رکنی تعلقات دور رس نتائج پیدا کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ موصلات کے میدان میں ریلوے پانی بجلی پٹرولیم اور گیس کے میدان میں ایک دوسرے کی مدد کی جا سکتی ہے۔ وزیر موصوف نے کہا کہ پاکستان اور وسطی ایشیاء کی ریاستوں کا تعلق صدیوں پرانا ہے۔ 'ور جب اقتصادی ذرائع کا آپس میں تبادلہ کیا جائے گا۔ تو یہ ملک اور بھی ایک دوسرے کے قریب آجائیں گے۔ اور ان کی خوشحالی تیزی کے ساتھ بڑھنے لگے گی۔ اس موقعہ پر یہ بھی کہا گیا کہ پاکستان اور افغانستان بھی آپس کے تعلقات کو اور اسی طرح وسطی ایشیاء کی ریاستوں کے ساتھ تعلقات کو مزید مضبوط بنانا چاہتے ہیں۔ امید ہے کہ اس سلسلے میں سہ رکنی کانفرنس مزید اقدامات تجویز کرے گی۔

ہندوستانی کپاس

گذشتہ روز ہندوستان کے تاجروں نے کہا کہ باوجود اس کے کہ کپاس کی فصل کو سیلابوں سے اور بعض اوقات بارش نہ ہونے کی وجہ سے خاصا نقصان پہنچا ہے لیکن ہماری کوشش یہ ہے کہ ہمارا گذشتہ ریکارڈ ۱۳ء۴۴ ملین گانٹھیں برقرار رہے۔

(۲ء۴۴ ملین ٹن کپاس) ہندوستان دنیا بھر میں کپاس پیدا کرنے کے سلسلے میں خاصا بڑا ملک ہے۔ تاجروں نے مزید کہا ہے کہ مون سون کی بارشوں کی وجہ سے متعدد جگہوں سے جہاں کپاس بوئی جاتی ہے یہ اطلاعات ملی ہیں اور ۹۳-۹۴ میں اس سے کوئی گھاٹا نہیں رہے گا اگر کسی علاقے میں کم کپاس ہوئی ہے تو اس کے مقابلے میں بعض دوسرے علاقوں میں خاص زیادہ کپاس کی فصل اچھی ہو رہی ہے۔ ایسٹ انڈیا کاٹن ایسوسی ایشن کا یہ بھی کہنا ہے کہ جس طرح گذشتہ سال فصل اچھی ہوئی تھی اسی طرح ۹۳-۹۴ میں بھی کپاس کی فصل کے بہت اچھا ہونے کے امکانات ہیں ایسٹ انڈیا کاٹن ایسوسی ایشن ایک ایسی نمائندہ تنظیم ہے جو ہندوستان اور دیگر ممالک کی کپاس کی تجارت کی نگرانی کرتی ہے۔ جولائی کے مہینے میں مون سون کی زیادہ بارشوں کی وجہ سے پنجاب اور ہریانہ کے شمالی علاقوں میں زیادہ سیلاب آئے جن سے بہت سی کپاس زیر آب آگئی۔ لیکن اس کے باوجود بعض دیگر علاقوں میں مون سون نے بہت اچھا اثر چھوڑا۔

افغانستان میں انتخابات

گذشتہ دنوں افغان وزیر اعظم گل بدین حکمت یار پاکستان آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ افغانستان میں اس سال اکتوبر میں انتخابات ہوں گے۔ ریڈیو کابل نے حکمت یار کے متعلق یہ بھی بتایا کہ انتخابات کے سلسلے میں تمام انتظامات کر لئے گئے ہیں اور کہا جا سکتا ہے کہ یہ انتخابات ایسے ہوں گے کہ افغانستان کی تاریخ میں کبھی ایسے انتخابات نہیں ہوئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان انتخابات کی وجہ سے اسلامی نظام حیات نافذ کرنے میں آسانی پیدا ہو جائے گی۔ اس انتخاب کے بعد ایک مضبوط حکومت بن جانے کی وجہ سے وہ جس قسم کے قانون چاہے گی امن وامان اور خوشحالی کی فضاء میں منظور کروا لے گی اسی دوران ریڈیو کابل نے یہ بھی کہا کہ الیکشن کمیشن ضروری انتظامات کی تکمیل میں شب و روز مصروف ہے اور یہ سب کچھ افغان لیڈروں کے اتفاق سے ہو رہا ہے۔ کمیشن نے مختلف لوگوں اور شخصیات کے انٹرویو لے کر ان کے خیالات ریکارڈ کئے ہیں اور ان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ بھاری ہتھیار فوری طور پر واپس لے لینے چاہیں۔ کیونکہ اس بات کا خطرہ ہے کہ انتخابات کے دوران امن وامان برباد کرنے کے لئے ہتھیار استعمال کئے جائیں۔ اور اگر یہ ہتھیار لوگوں کے پاس رہے تو منصفانہ اور غیر جانبدارانہ انتخابات کروانا مشکل ہو جائے گا۔

تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظہور احمد - مربی سلسلہ

افواہ پھیلانے کی عادت

جس طرح بعض قومیں اپنی اچھی عادات کی وجہ سے دنیا میں ایک نام پیدا کرلیتی ہیں۔ اسی طرح بالمقابل اس کے بعض قومیں ایسی بھی ہیں جو اپنی بری عادات کی وجہ سے مشہور ہو جاتی ہیں۔ گویا مقبولیت دونوں کو حاصل ہوتی ہے لیکن رنگ مختلف ہوتے ہیں۔ ایک مقبولیت ایسی ہے جس کی وجہ سے سر فخر سے بلند ہو جاتا ہے۔ اور دوسری کے نتیجہ میں قوم کا سر شرم کے مارے جھک جاتا ہے۔ بری باتوں کے پیدا ہونے کے نتیجہ میں ایسے لوگوں کی حالت اس قدر کمزور ہو جاتی ہے۔ کہ پھر ہر اچھی بات انہیں پہاڑ کی بلندی محسوس ہوتی ہے۔ اور ہر بری عادت خود بخود ان کے اندر سرایت ہونے لگتی ہے۔ یہاں تک کہ انہیں احساس بھی نہیں ہوتا کہ جو بات یا جو کام وہ کر رہے ہیں وہ درست بھی ہے کہ نہیں۔ چنانچہ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ پھر ان عادات سے چھٹکارا انتہائی مشکل ہو جاتا ہے۔ انسان چاہتا بھی ہے تو بھی بچ نہیں سکتا۔ اور عادت کی مجبوری کے نتیجہ میں بعض اوقات انجانے میں ایسی حرکت کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

ہم جس ملک کے شہری ہیں اور جس معاشرے میں زندگی گذار رہے ہیں۔ ہمارے معاشرے میں جہاں اچھی عادات موجود ہیں وہاں ساتھ ساتھ بد قسمتی سے بعض بری عادتیں بھی راہ پا چکی ہیں۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ جو قومیں ایک چیز کو اپنا لیتی ہیں وہ پھر ان کا طرۂ امتیاز بن جاتا ہے۔ جو اچھی عادات کو اپنا لیتی ہیں وہ ہمیشہ اس پر قائم رہتی ہیں۔ لیکن جو بری عادات کا شکار ہو جاتی ہیں وہ پھر کبھی بھی پوری طرح ان سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتیں۔ جہاں تک ہمارے معاشرے کا تعلق ہے۔ ہمارا معاشرہ ابھی پوری طرح ایسی کمزوریوں کی زد میں نہیں آیا۔ اس لئے اگر ہم توجہ دیں اور بالخصوص خود اپنی ذات پر توجہ دیں اور اپنے اندر سے ہر بری عادت کو نکالنے کی کوشش کریں تو ہمارا معاشرہ جنت نظیر معاشرہ بن سکتا ہے۔

اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے صرف ایک ایسی عادت آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں جو بد قسمتی سے ہمارے ہاں بہت رواج پاتی جا رہی ہے۔ اس کو عرف عام میں افواہ کا نام دیا جا سکتا ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگوں کو بات بات پر ایسی بے اصل باتیں کرنے کا شوق اور عادت پڑ چکی ہوتی ہے۔ جن کا حقیقت سے کوئی بھی تعلق نہیں ہوتا۔ اس سے اصل مقصد صرف اگلے کو حیران اور پریشان کرنا ہوتا ہے۔ لیکن اس سے بھی انکار نہیں کہ بعض دفعہ وقتی پریشانی کے علاوہ اس کے نتیجہ میں حقیقی پریشانی بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ مثلاً کسی افواہ پھیلانے والے نے کسی سے یہ کہہ دیا کہ میں آپ کے فلاں عزیز کے پاس ہوتا ہوں اور وہاں سے آرہا ہوں۔ وہ جس گاڑی میں سفر کر رہے تھے اس کا تو حادثہ ہو گیا ہے۔ چنانچہ جب ایسے شخص کے لواحقین کو خبر ملتی ہے تو وہ اس پریشانی میں بھاگ دوڑ کرتے ہیں اور جلد بازی کے نتیجہ میں اپنا کوئی اور نقصان کر بیٹھتے ہیں اور بسا اوقات ایسے لمحات میں کوئی سنگین حادثہ بھی پیش آجاتا ہے۔ لیکن جب وہ اپنے اس عزیز کی خبر لینے پہنچتے ہیں تو پتہ لگتا ہے کہ وہ خبر تو بے بنیاد تھی اور ان کا وہ عزیز بالکل خیریت سے ہے اس کے ساتھ ایسا کوئی حادثہ پیش نہیں آیا۔ لیکن دیکھ لیں کہ ایک جھوٹی خبر کے نتیجہ میں کتنے بڑے نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور بعض دفعہ تو ایک افواہ ایک جان بلکہ بسا اوقات کئی جانوں کا نقصان کر جاتی ہے۔

ایسا شخص جو کہ ایک جھوٹی اور بے اصل بات کو آگے بیان کر رہا ہوتا ہے وہ دو وجوہات کی بنا پر ایسا کرتا ہے۔ یا تو یہ اس کی عادت کی مجبوری ہوتی ہے کہ وہ اپنی عادت کے جال میں پھنسا ہوتا ہے۔ اور یا پھر وہ خبر کی حقیقت سے لاعلم ہوتا ہے اور بلا تحقیق سنی سنائی بات کو آگے چلا رہا ہوتا ہے۔ افواہ کے نتیجہ میں ایسے ایسے واقعات بھی سننے میں آئے ہیں کہ بعض اوقات ایک زندہ شخص کے متعلق مشہور کر دیا جاتا ہے کہ وہ مر چکا ہے۔ حالانکہ وہ زندہ ہوتا ہے لیکن جن لوگوں کے کانوں میں ایسی جھوٹی خبر پڑتی ہے تو بعض اوقات وہ افسوس کرنے کی غرض سے ایسے گھروں میں جب جاتے ہیں تو پتہ لگتا ہے کہ بغیر چھان بین کے ایک خبر پر یقین کر لینے سے کتنا بڑا نقصان ہوتا ہے۔ چنانچہ جب ایسے شخص کے گھر میں پہنچتے ہیں جس کے متعلق انہوں نے سنا ہوتا ہے کہ وہ فوت ہو گیا ہے۔ حالانکہ حقیقت میں وہ زندہ ہوتا ہے۔ تو ندامت اور شرمندگی کے مارے انہیں واپس لوٹنا پڑتا ہے۔

افواہ کئی طریقوں سے پھیلائی جاتی ہے۔ کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں جو مذاق کے رنگ میں کی جاتی ہیں۔ ایسی باتیں ہمیشہ مذاق کے ماحول میں ہوتی ہیں۔ اور ایسی مجالس میں ہوتی ہیں۔ جن میں کچھ لوگ آزادانہ طور پر گپیں لگاتے ہیں۔ جھوٹی باتیں پھیلانا ان کا روزمرہ کا مشغلہ بن چکا ہوتا ہے۔ چنانچہ بعض اوقات تو اس کے نتیجہ میں پہنچنے والی پریشانی وقتی ہوتی ہے لیکن کئی دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہنسی کھیل کی باتوں میں پھیلائی جانے والی بے بنیاد خبروں کے نتائج سنگین صورت میں سامنے آتے ہیں۔ ایسی افواہوں کا تعلق بہت حد تک ارادے سے ہوتے ہیں۔ اور جان بوجھ کر پھیلائی جاتی ہیں۔ لیکن کچھ بے اصل باتیں وہ ہیں جو کہ افواہ پھیلانے والے کی لاعلمی کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ جس میں مقصد یہ نہیں ہوتا کہ اگلے کو پریشان کیا جائے بلکہ جو بات سنی اس کو حقیقت سمجھ کر آگے بیان کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ وہ مشتبہ ہوتی ہے اور بلا تحقیق اس کو آگے چلا دیا جاتا ہے۔ لیکن یہاں یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ایسا واقعہ عموماً ایک شخص سے دوسری مرتبہ ہرگز نہیں ہوگا۔ اگر ایسی مشتبہ بات پھیلانے کے بعد پھر وہ شخص دوسری مرتبہ پھر کوئی ایسی ہی جھوٹی اور بے اصل خبر مشہور کرے گا باوجود اس کے کہ اسے علم بھی ہو کہ وہ پہلے بھی ایسا کر چکا ہے تو ایسا شخص ارادے والی قسم میں آجائے گا۔ اور ان افواہ پھیلانے والوں کو ہم گروہ خیال کیا جائے گا جو کہ عادتاً یہ فعل کر رہے ہیں اور جن کا دن رات کا مشغلہ ہی یہ ہے کہ وہ اڑتی خبروں کو پکڑتے ہیں اور فوراً آگے چلانا شروع کر دیتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جب کسی جگہ لوگ اس بری عادت کا شکار ہو جاتے ہیں تو ایسے معاشرے میں سچی اور جھوٹی باتوں میں تمیز کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ پتہ نہیں لگتا کہ کون سی بات حقیقت سے تعلق رکھتی ہے اور کونسی جھوٹی اور بے بنیاد ہے۔ ایسے معاشرے میں افواہ اس قدر غالب آچکی ہوتی ہے اور اس قدر عوام الناس کے دلوں میں رچ بس چکی ہوتی ہے کہ یا تو ہر بات کو افواہ سمجھا جاتا ہے اور یا پھر ہر پھیلائی ہوئی بات حقیقت خیال کی جاتی ہے۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں بڑے بڑے نقصانات اور خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ بعض دفعہ سچی بات کو بے حقیقت اور بے اصل سمجھ کر چھوڑ دیا جاتا ہے اور ایسی باتوں پر یقین کر لیا جاتا ہے۔ جن کا حقیقت حال سے دور کا بھی تعلق نہیں ہوتا۔

پس اگر ہم اس بری عادت سے نجات چاہتے ہیں تو ہمیں کلام الٰہی کے اس حکم پر عمل کرنا ہوگا۔ جن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اگر تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی اہم خبر لائے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو" اس لئے ہم میں سے ہر شخص کو چاہئے کہ جب بھی اسے کسی نئی بات کا علم ہو تو اس کو فوراً آگے بتانے کی بجائے پہلے اس کے متعلق خوب چھان بین کر لے بات بتانے والے کو چاہئے کہ وہ اپنے طور پر اس اصول پر عمل کرے۔ اور جس کو بات بتائی جا رہی ہے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ بات کو اس وقت تک آگے نہ چلائے جب تک اسے اس کی حقیقت کا پختہ یقین نہ ہو جائے۔

"اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔ مبارک ہے وہ جو اپنی غلطیاں اپنے اوپر لگائے نہ کہ خدا پر۔ خدا سے اپنا تعلق مضبوط کرو"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

بقیہ : ص ۴

کے آپ میں سے کوئی بھی مسلمان یا ہندو نہیں ہے۔ آپ سب پاکستانی ہیں آپ سب کے حقوق برابر ہیں اور آپ سب نے بھائیوں کی طرح مل کر کام کرتے ہوئے پاکستان کو مضبوط اور خوشحال بنانا ہے۔

اگر ہم اسلامی تاریخ پر نظر ڈالیں تو ہم دیکھیں گے کہ مسلم حکومتوں نے اقلیتوں کو برابر کے حقوق دے رکھے تھے اور ان کی حفاظت بھی کی جاتی تھی۔ ان کی عبادتگاہیں پوری طرح محفوظ تھیں اور انہیں اس بات کی آزادی تھی کہ وہ جس طرح چاہیں عبادت کریں اور انہیں کلیدی آسامیوں پر بھی مقرر کیا جاتا تھا۔

لیکن پاکستان میں مولوی اس بات کا مطالبہ کرتے ہیں کہ ایک خاص اقلیت کے لوگوں کو کلیدی آسامیاں نہ دی جائیں اور اس سے بڑھ کر انہیں اپنے طریق پر عبادت کرنے سے روکا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ ان کا بنیادی حق ہے۔ قائداعظم چاہتے تھے کہ پاکستان کو ایک سیکولر سٹیٹ بنائیں جہاں پر تمام مذاہب کے ماننے والے یہ محسوس کریں کہ انہیں برابری کے حقوق ملے ہوئے ہیں۔

ہندوستان میں انتہاپسند ہندو یہ چاہتے ہیں کہ ہندوستان کو ایک ہندو سٹیٹ بنایا جائے۔ اور اس طرح مسلمانوں کو دوسرے درجے کے شہری بنا دیا جائے۔ ایسا ہو جانا ہندوستان میں مسلمانوں کے لئے خطرناک ہو گا۔ انتہاپسند ہندوؤں کی کارروائیاں ساری دنیا میں مذمت کی نظر سے دیکھی جاتی ہیں۔ اگر ہم پاکستان کو مضبوط اور خوشحال ملک بنانا چاہتے تو ہمیں چاہئے کہ ہم اسے ایک سیکولر سٹیٹ بنائیں جہاں تمام مذاہب اور فرقوں کے لوگ امن اور ہم آہنگی سے رہتے ہوئے۔ برابر کے حقوق حاصل سکیں وہ آزاد ہوں اور محفوظ ہوں۔

(اس خط کا عنوان ہے سیکولرزم کے لئے ایک ووٹ)

بقیہ : ص ۳

جائے۔ جماعت کی کثیر تعداد میں واقفین کی ضرورت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اس لئے یہ وقف زندگی کا مسئلہ در حقیقت ساری جماعت کا مسئلہ اور ساری جماعت کی توجہ کا طالب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضل سے نوازے۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز-ربوہ

مسل نمبر ۲۹۱۵۶ میں

MISS AMATUL SYUKRA TAMPUBOLON D/o ANWAR TAMPUBOLON

پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۹۲-۸-۱۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

(1)Goldring valuing RP110000

اس وقت مجھے مبلغ 10000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ

MISS AMATUL SYUKRA TAMPUBOLON JLN PONDOKKOP NO.275 SITEBA INDONESIA

گواہ شد نمبر۱

ANWAR TAMPUBOLON INDONESIA

گواہ شد نمبر۲

SAIFUL ANWAR S/o MUHAMMAD SAMAN INDONESIA

مسل نمبر ۲۹۱۵۷ میں

MRS. YOESMA SYAMSU ANWAR W/o SYAMSU ANWAR

پیشہ خانہ داری عمر ۶۶ سال بیعت پیدائشی ساکن Padang Sumbar انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۹۲-۸-۱۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

(1) A House with land valuing RP10500000 (2) A ring with diamond valuing RP100000 (3) Gold ear ring valuing RP55000 (4) Haqmehr(dower)RP55000

اس وقت مجھے مبلغ 50000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ

MRS. YOESMA ANWAR w/o SYANSU ANWAR JLN MUSTIKA RAYA NO.C-1 PADANGINDONESIA

گواہ شد نمبر۱

ANWAR TAMPUBOLON S/o BISMAR TAMPUBOLON INDONESIA

گواہ شد نمبر۲

SAIFUL ANWAR S/o MUHAMMAD SAMAN INDONESIA

مسل نمبر ۲۹۱۵۸ میں

MRS. ANNIE BAKAR WIDOW OFHASANMURAD

پیشہ خانہ داری عمر ۶۷ سال بیعت پیدائشی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۹۲-۸-۱۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

(1) Gold ornaments valuing RP830000 (2) Haq mehr (dower) RP70000

اس وقت مجھے مبلغ 15000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ

MRS. ANNIE BAKAR WIDOW OF HASAN MURAD JLN GAJAH MADANG (SUMBAR) INDONESIA

گواہ شد نمبر۱

ANWAR TAMPUBOLON S/o BISMAR TAMPUBOLON INDONESIA

گواہ شد نمبر۲

SAIFUL ANWAR S/o MUHAMMAD SAMAN INDONESIA

مسل نمبر ۲۹۱۵۹ میں

CHALID AHMAD AZIES AHMADAZIESBED

پیشہ کاروبار عمر ۴۹ سال بیعت پیدائشی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۹۲-۹-۱۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

(1) A House with land valuing RP100000000 (2) A car Fiat Model1978 valuing RP6000000

اس وقت مجھے مبلغ 600000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد

CHALID AHMAD AZIES JLN KRAMAT SENTIONG L-42 JAKARTAINDONESIA

گواہ شد نمبر۱

DAFNI RASJID S/o ABDUL MOEIS' AINDONESIA

گواہ شد نمبر۲

ABDUI MUNIM S/o ABDUL WAHIB INDONESIA

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم قیصر محمود گھمن صاحب کی والدہ کا آنکھوں کا اپریشن ۲۰-ستمبر ۹۳ء کو کینیڈا میں ہو رہا ہے۔

○ مکرم صوفی سمیع اللہ صاحب سانگلہ ہل کی اہلیہ محترمہ تین ماہ سے مختلف عوارض کے باعث بہت بیمار ہیں۔

○ مکرم چوہدری خالد ممتاز صاحب کی بیٹی عزیزہ فرزانہ داؤد چند دن سے سخت بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے

ان سب کی شفایابی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دار القضاء

(محترمہ خورشید بیگم صاحبہ بابت ترکہ محترمہ مرزا محمد اسماعیل صاحب)

محترمہ خورشید بیگم صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے خاوند مکرم مرزا محمد اسماعیل صاحب بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ لہٰذا ان کا پلاٹ ۱۸/۱۹ واقع محلہ دارالصدر شرقی ربوہ ان کے بیٹے مکرم مرزا محمد اکرم صاحب کے نام منتقل کردیا جائے۔ اور پلاٹ ۱۸/۲۰ واقع محلہ دارالصدر شرقی ربوہ ان کے بیٹے مکرم مرزا محمد عباس صاحب و مکرم مرزا محمد انور صاحب دونوں کے نام مشترکہ منتقل کردیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس سے اتفاق ہے۔ ورثاء کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱- محترمہ خورشید بیگم صاحبہ (بیوہ)
۲- مکرم مرزا محمد اکرم صاحب (بیٹا)
۳- مکرم مرزا محمد انور (بیٹا)
۴- مکرم مرزا محمد ارشد صاحب (بیٹا)
۵- مکرم مرزا محمد یونس صاحب (بیٹا)
۶- مکرم مرزا محمد ادریس صاحب (بیٹا)
۷- مکرم مرزا محمد اکرام صاحب (بیٹا)
۸- مکرم مرزا محمد الیاس صاحب (بیٹا)
۹- مکرم مرزا محمد عباس صاحب (بیٹا)
۱۰- مکرم مرزا محمد افضل صاحب (بیٹا)
۱۱- محترمہ عنایت بی بی صاحبہ (بیٹی)
۱۲- محترمہ برکت بی بی صاحبہ (بیٹی)
۱۳- محترمہ صفیہ مسعود صاحبہ (بیٹی)
۱۴- محترمہ رحمت بیگم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (۳۰) یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۱۶- ستمبر- گرمی کم ہو رہی ہے- موسم معتدل ہو رہا ہے- آج ربوہ کا درجہ حرارت ۳۳ درجے سنٹی گریڈ

○ وائس آف امریکہ نے پاکستان کی سیاسی صورت حال کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ملک میں اصل مقابلہ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) میں ہو گا مذہبی جماعتیں اکثریت حاصل نہیں کر سکیں گی- دونوں بڑی جماعتوں کے ۵۰ فیصد ٹکٹ روایتی جاگیرداروں نے حاصل کئے ہیں- نواز شریف سے مخالفت کے جوش میں قاضی حسین احمد کے نمائندوں نے پیپلز پارٹی سے سمجھوتہ کر لیا-

○ قصور کے نزدیک ایک چلتی بس میں بم کا دھماکہ ہونے سے ۳- افراد ہلاک اور ۱۴- زخمی ہو گئے- کئی زخمیوں کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں- دھماکے والی بس کے قریب سے گذرنے والی بس دھماکہ کی وجہ سے بے قابو ہو کر کھیتوں میں الٹ گئی- افسوسناک سانحہ کی اطلاع ملنے پر قصور شہر کے بازار سوگ میں بند کر دیئے گئے-

○ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ نے اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان ہونے والا معاہدہ اسلامی ممالک سے تسلیم کروانے کے لئے خاصی مہم شروع کر دی ہے اس سلسلے میں پاکستان اور ایران پر امریکہ کا زیادہ دباؤ ہے- امریکی جنرل ہور کے پاک فوج کے اعلیٰ حکام سے مذاکرات میں یہ مسئلہ خاص طور پر زیر بحث آیا-

○ الیکشن کمیشن نے قومی اسمبلی کے امیدواروں کی حتمی فہرست جاری کر دی ہے-

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اس بار نواز شریف کو کامیاب بنانے کوئی ڈپٹی کمشنر اور ایس ایس پی نہیں آئے گا- ۶- اکتوبر کو پتہ چل جائے گا کہ اقتدار کے بغیر ووٹ کس طرح حاصل کئے جاتے ہیں انہوں نے کہا کہ نواز شریف حکومت ختم نہ ہوتی تو ملک میں انارکی پھیل جاتی- ساہیوال میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ۱۶ سال تک عوام کا خون چوسنے والوں کا یوم حساب قریب آ رہا ہے- انہوں نے کہا کہ اس بار کوئی کرشمہ نہ ہو گا- نہ "بابا" نواز شریف کے کام آئے گا- انہوں نے کہا کہ ہائی کورٹ کے جج نے نواز شریف کی دروغ گوئی ثابت کر دی ہے- جس شخص نے بیت المال کو ذاتی مقاصد کے لئے استعمال کیا وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا-

○ میاں نواز شریف نے جھنگ چنیوٹ اور اطراف کے علاقوں میں انتخابی جلسوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ عوام "شہزادی" کو مسترد کر چکے ہیں- اب پیپلز پارٹی کو بحر ہند میں ڈبو دیں گے پاکستان بے نظیر کی باپ کی وراثت نہیں- اب انہیں سندھ سے کچھ نہیں ملے گا- انہوں نے کہا کہ برسراقتدار آ کر پنجاب کے لوگوں کو ان کی زمینیں واپس دلائیں گے- "گو بابا گو" کہنے والی بے نظیر اسی کے چرنوں میں جا بیٹھی- انہوں نے کہا کہ اب سندھ کا نقشہ بدل چکا ہے عوام میرے ساتھ عقیدت رکھتے ہیں میں نے انہیں وڈیرہ شاہی اور قتل و غارت سے نجات دلائی ہے- انہوں نے الزام لگایا کہ بے نظیر نے ۵۰-۵۰ لاکھ میں پارٹی ٹکٹ بیچے انہوں نے کہا کہ نواز شریف جھکا نہیں عوام کی عدالت میں آگیا ہے-

○ دیہی ترقی پر ۴- ارب ۲۷ کروڑ روپے خرچ کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے- عالمی بنک دیہات کو پینے کا پانی فراہم کرنے اور ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کے لئے امداد دے گا-

○ اسلامک فرنٹ کے سربراہ قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ اسلامی فرنٹ کی مقبولیت سے بوکھلا کر پیپلز پارٹی اور نواز لیگ گٹھ جوڑ کر لیں گے- پی پی پی اور مسلم لیگ (ن) کے لیڈروں میں قوم کا مال ہڑپ کرنے والے شامل ہیں عوام لوٹوں اور لٹیروں کو ملک بھر میں مسترد کر دیں گے- انہوں نے کہا کہ نواز گروپ کا اتحاد ولی خان اور معراج محمد خان جیسے اسرائیلی اور بھارتی لابی کے ایجنٹوں سے ہو چکا ہے- بینکوں کی ساری دولت ڈیڑھ سو خاندانوں نے آپس میں بانٹ لی ہے-

○ پنجاب میں پلاٹوں کے صوابدیدی کوٹے ختم کر دیئے گئے ہیں- آئندہ پلاٹوں کی الاٹ منٹ نیلام یا قرعہ اندازی کے ذریعہ ہو گی زرعی ٹیکس کے نفاذ کے لئے بعض قانونی پہلوؤں کا جائزہ لینے کے لئے صوبائی وزیر مال کی سربراہی میں ۷- رکنی کمیٹی قائم کر دی گئی ہے-

○ پنجاب کے تعلیمی ادارے عام انتخابات کی وجہ سے ۲ سے ۱۰- اکتوبر تک بند رہیں گے-

○ غلام مصطفیٰ جتوئی نے ریٹرننگ افسر کے فیصلے کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل دائر کر دی ہے- انہوں نے کہا ہے کہ میرا نام نادہندگان کی فہرست میں شامل نہیں تھا جس کمپنی کا میں ڈائریکٹر تھا میں نے اس کے حصص ۱۹۹۰ء میں فروخت کر دیئے تھے-

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ جتوئی فیملی کی نااہلی سے آصف زرداری کی جیت یقینی ہو گئی ہے- مذہبی اتحاد کی وجہ سے نواز شریف گروپ اور پیپلز پارٹی کو حتمی اکثریت نہیں مل سکے گی-

○ گوجرانوالہ میں مسلم لیگ کے انتخابی دفتر پر پیپلز پارٹی کے کارکنوں کا حملہ ۳ کارکن زخمی ہو گئے- ڈنڈوں اور گھونسوں کا استعمال کیا گیا-

○ مسلم لیگ نے آزاد کھڑے ہوئے اپنے تمام امیدواروں کے خلاف کارروائی کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے-

○ چیف الیکشن کمشنر نے اعلان کیا ہے کہ اثاثوں کے گوشوارے ظاہر نہ کرنے والے امیدواروں کے انتخابی نتائج کا اعلان نہیں کیا جائے گا-

○ پانچ ضلع کونسلوں کے سابق چیئرمینوں کے خلاف مقدمات درج کر لئے گئے ہیں- خورد برد اور شدید بدعنوانیوں میں ملوث جھنگ سرگودھا سیالکوٹ راجن پور اور نارووال کے سابق چیئرمینوں کی گرفتاری کے سخت احکامات جاری کر دئے گئے ہیں- ایڈمنسٹریٹروں کی تقرری سے بلدیاتی اداروں کی آمدنی میں اضافہ ہو گیا ہے-

○ لاڑکانہ کے قریب نصرت بھٹو کے جلسے میں مرتضیٰ بھٹو کے حامیوں نے ہنگامہ کر دیا- بیگم نصرت بھٹو نے ہاتھ جوڑ کر کارکنوں کو خاموش کرایا اور کہا کہ آپ جس کو مرضی ہو ووٹ دیں میں مجبور نہیں کروں گی-

○ بیلٹ پیپروں کی چھپائی فوج کی نگرانی میں شروع ہو گئی ہے-

○ بیگم نصرت بھٹو نے سندھ سے پیپلز پارٹی کے سربراہ سید قائم علی شاہ کے خلاف سخت بیان دیا ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے ایسا زہر بھرا کہ بہن بھائی ایک دوسرے سے دور ہو گئے- انہوں نے کہا کہ میں قائم علی شاہ کے خلاف ایکشن لے کر اسے بڑا لیڈر نہیں بنانا چاہتی- انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی پر جتنا حق بے نظیر کا ہے اتنا ہی مرتضیٰ کا بھی ہے- میں اگر بے نظیر کو وزیر اعظم دیکھنا چاہتی ہوں تو مرتضیٰ کے لئے بھی اچھا منصب چاہتی ہوں-

○ ڈش انٹینا میں بھاری گیج کا میٹریل استعمال کرنے کی وجہ سے ہمارے بنے ہوئے ڈش نہایت مضبوط اور بہترین رزلٹ دیتے ہیں- تمام سیٹیلائٹ کے لئے موزوں-

آپ کے جانے پہچانے آزمودہ خدمت گار

ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ-

بشارت احمد خان

فون دفتر ۲۱۱۲۷۴ - فون گھر ۴۸۷

کوٹھی برائے فروخت

○ ایک کوٹھی رقبہ دو کنال واقع دارالصدر غربی برائے فروخت موجود ہے- بجلی سوئی گیس اور پانی کی سہولت میسر ہے- مکانیت اور دیگر تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل ایڈریس پر رابطہ قائم کریں-

کرامت اللہ ۳۴/۲۱ دارالرحمت شرقی ریلوے روڈ ربوہ- فون ۸۲۵

دانتوں کا معائنہ مفت **احمد ڈینٹل کلینک**

ڈینٹسٹ طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

رانا مدثر احمد ۴½ بجے تا ۸½ بجے شام

جرمن، ہومیو پیتھک ادویات

مدر ٹنکچرز، پوٹنسیاں اور بائیو کیمک کی تمام ادویات خالی شیشیوں کے علاوہ اور ہر قسم کی ٹکیاں اور گولیاں بھی دستیاب ہیں-

شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں-

کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

گول بازار- ربوہ پاکستان- فون آفس 771 کلینک 606

ہر سائز، ہر قسم فریج، ڈیپ فریزر، ٹی وی، واشنگ مشین بازار سے بارعایت خریدنے کیلئے

عثمان الیکٹرونکس

۱- لنک میکلوڈ روڈ لاہور پر تشریف لائیں

فون: ۷۲۳۱۶۸۱ - ۷۲۳۱۶۸۰ - ۷۲۲۳۲۰۴

پتہ

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں

ہر قسم ڈش انٹینا

خریدنے کے لئے

قیمت- /۱۳۵۰۰ ڈش ۱۲' بمع مکمل فٹنگ

نیو محمود ٹیلیویژن

۲۱- ہال روڈ - لاہور

فون:- ۳۵۵۴۲۲ - ۷۲۲۶۵۰۸